ظہور امام مہدی کی حقیقت تفاسیر کی روشنی میں

حسن علی
ریسرچ اسکالر، شعبہ اسلامک لرننگ

امام مہدی کے حوالے سے ایک تصور قرون اولیٰ سے مسلمانوں میں چلا آ رہا ہے جیسا کہ مورخ ابن خلدون نے بھی اپنی تاریخ کے مقدمہ میں نقل کیا ہے کہ

"اعلم ان المشهور بين الكافة من اهل الاسلام على ممر الاعصار، انه لا بد فى آخر الزمان من ظهور رجل من اهل البيت يويد الدين، ويظهر العدل، ويتبعه المسلمون، ويستولى على الممالك الاسلامية، ويسمى بالمهدى، ويكون خروج الدجال وما بعده من اشراط الساعة. الثابتة فى الصحيح. على اثره، وان عيسى ينزل من بعده فيقتل الدجال، اوينزل معه فيساعده على قتله، وياتم بالمهدى فى صلاته"

(ترجمہ) " آخری زمانے میں (قرب قیامت) خاندان اہل بیت (رسول پاکؐ) میں سے ایک ایسے شخص کا ظہور ہوگا جو دین کو تقویت پہنچائے گا، انصاف پھیلائے گا۔ مسلمان اس کے تابع ہوں گے اور وہ تمام اسلامی ممالک (پوری دنیا) پر غالب آجائے گا۔ مسلمان اسے مہدی کہتے ہیں۔ مہدی کے بعد دجال کا اور قیامت کی دیگر ان شرطوں کا ظہور ہوگا جن کا ثبوت صحیح حدیثوں سے ملتا ہے اور ان (مہدی) کے بعد عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے اور نماز میں مہدی کی اقتدا کریں گے اور دجال کو قتل کریں گے"۔(۱)

بنیادی سوال یہ اٹھتا ہے کہ امام مہدی کون ہیں؟ اور ایک مسلمان اس تصور مہدی کے بارے میں کیوں یقین رکھے کہ قیامت سے پہلے آئیں گے اور پوری دنیا میں اسلام کو عملی طور پر غالب فرمائیں گے، جبکہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوکر امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے؟ دین اسلام میں کسی بھی تصور، عقیدہ یا واقعہ پر یقین رکھنے کے لئے اس کا بنیادی ماخذ قرآن وحدیث یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے ثابت ہونا ضروری ہے یعنی اگر اس تصور کا قرآن یا حدیث

میں تذکرہ نہیں ہے تو اس تصور کا دین اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں ہوگا کہ اس پر یقین رکھا جائے۔ مذکورہ اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم مختصراً یہ دیکھیں گے کہ تصور امام مہدی کے بارے میں دین اسلام کے یہ مآخذ آخر کیا بیان کرتے ہیں۔

قرآن کا مطالعہ کرنے سے ہمیں کلام الٰہی کا ایک اصول علم میں آتا ہے کہ قرآن اکثر نام لینے کے بجائے صرف صفات کا ذکر کرتا ہے اور ایک مفسر صفات کو دیکھتے ہوئے نام یا واقعہ اس آیت کے ضمن میں بیان کرتا ہے۔ لیکن مفسرین کی یہ تحقیق مختلف آیات کے ذیل میں اختلاف کا منظر بھی پیش کرتی ہے بسا اوقات ایک مفسر کسی ایک آیت کی تفسیر میں کوئی ایک واقعہ یا نام نقل کرتا ہے جبکہ دوسرا مفسر اسی آیت کی تفسیر میں کوئی دوسرا واقعہ یا نام نقل کرتا ہے۔ لیکن جب مفسرین کی قابل ذکر تعداد کسی ایک آیت کی تفسیر میں یک زبان ہوں تو اسے قابل استدلال سمجھا جاتا ہے اور اسے بنیادی مآخذ یعنی قرآن سے ثابت شدہ تسلیم کیا جاتا ہے۔

مثلاً ہجرت رسول پاکؐ کے واقعہ کا تذکرہ جب قرآن سورہ توبہ آیت نمبر ۴۰ میں کرتا ہے۔ (ترجمہ) "اس نے اپنے رسولؐ کی جب اس کو کفار نے نکال باہر کیا (اس وقت صرف دو آدمی تھے) اور دوسرے (رسولؐ) تھے۔ جب دونوں غار (ثور) میں تھے جب اپنے ساتھی کو سمجھا رہے تھے کہ گھبراؤ نہیں اللہ یقیناً ہمارے ساتھ ہے"۔

اس آیت کی تفسیر میں تقریباً تمام مفسرین نے بیان کیا ہے کہ ساتھی سے مراد حضرت ابوبکرؓ ہیں اور غار کا نام ثور ہے جبکہ آیت میں ساتھی اور غار کا نام صراحت کے ساتھ نہیں آیا ہے۔ اسی طرح ہم بیعت رضوان کے واقعہ کو سورہ فتح آیت نمبر ۱۸ میں دیکھتے ہیں (ترجمہ) "جس وقت مومنین تم سے درخت کے نیچے (لڑنے مرنے کی) بیعت کررہے تھے تو خدا ان سے ضرور خوش ہوا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا خدا نے اسے دیکھ لیا پھر ان پر تسلی نازل فرمائی اور انہیں اس کے عوض میں بہت جلد فتح عنایت کی"۔

مفسرین مذکورہ آیت کا مصداق حضرت عثمانؓ کو نقل کرتے ہیں اس کا مختصراً بیان یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے ضمن میں یہ واقعہ رونما ہوا کہ ہجرت کے چھٹے سال حضور پاکؐ نے خواب دیکھا اور عمرہ کی نیت سے مکہ روانہ ہوئے جہاں کفار قریش نے جنگ کا ارادہ کیا اور صلح کی نوبت پیش آئی تو حضرت عثمانؓ مسلمانوں کی طرف سے کفار کی طرف پیغام لے کر گئے کہ ہم جنگ نہیں عمرہ کرنے آئے ہیں۔ کفار نے حضرت عثمانؓ کو قید کرلیا تو اصحاب میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ عثمانؓ قتل کردیئے گئے اس وقت آپؐ نے تمام اصحاب کو ایک درخت کے نیچے جمع کیا اور ان سے بیعت لی۔ مذکورہ آیت میں حضرت عثمانؓ کا نام نہیں ہے لیکن مفسرین نے مذکورہ آیت کے ضمن میں حضرت عثمانؓ کو مصداق میں نقل کیا ہے۔

جبکہ مزید ہم سورہ توبہ آیات نمبر ۱۰۷، ۱۰۸ کو دیکھتے ہیں جن میں دو مساجد کا ذکر ہوا ہے ایک مسجد منافقین نے تعمیر کی جبکہ دوسری مومنین نے۔ لیکن آیات میں ان دونوں مساجد کے نام نہیں ہیں۔ جبکہ مفسرین نے منافقین کی مسجد کا نام

ضرار اور مومنین کی مسجد کا نام قبا نقل کیا ہے۔ اسی طرح اور بہت سی مثالیں ہیں جس سے مزاج قرآن یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن اکثر مقامات پر نام لینے کے بجائے صرف صفات بیان کرتا ہے۔ جبکہ سورہ فاطر آیت نمبر ۴۳ میں ہے کہ "تم اللہ کے دستور میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے اور اللہ کی عادت میں ہرگز تغیر نہ پاؤ گے"۔

امام مہدی کے حوالے سے جب ہم مزاج قرآن کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معتبر مفسرین کی قابل ذکر تعداد سورہ توبہ آیت نمبر ۳۳ کا ایک مصداق امام مہدی کو نقل کرتی نظر آتی ہے۔ جن کا ذیل میں تذکرہ کیا جارہا ہے۔

مفسر ابی الفرج

ابی الفرج جمال الدین عبدالرحمٰن ابی الفرج (التوفی ۵۹۷ھ) اپنی تفسیر "زاد المسیر" میں سورہ توبہ آیت نمبر ۳۳ "هو الذى ارسل رسوله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون ٥

(ترجمہ) خدا تو وہ ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب فرمائے، اگرچہ مشرکین برا مانا کریں"۔ (۲)

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں کہ کب اللہ تعالیٰ دین اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ عطا فرمائے گا کے بارے میں دو قول نقل فرماتے ہیں اور اس میں دوسرے قول کے ذیل میں دو قول نقل کرتے ہیں۔

"قال ابن عباس: والثانى: انهاراجعة الى الدين، ثم فى معنى الكلام قولان:
احدهما: ليظهر هذا الدين على سائر الملل. ومنن يكون ذلك فيه قولان:
احدهما: عند نزول عيسىٰ فانه بابعه اهل كل دين، وتصير الملل واحدة، فلا يبقى اهل دين لادخلوافى الاسلام او اذراالجزية، قاله ابو هريرا: والضحاك،
والثانى: انه عند خروج المهدى، قال السدى:

جس میں روایت فرماتے ہیں" کہ یہ دین تمام ملل پر غالب آجائے گا اور یہ کب ہوگا اس میں دو قول ہیں (۱) حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے موقع پر کہ تمام ادیان کے ماننے والے ان کی اتباع کریں گے اور ساری ملل ایک ہو جائیں گی کوئی باقی نہ بچے گا سوائے اس کے، کہ اسلام میں داخل ہو جائے یا جزیہ ادا کرے۔ یہ ابو ہریرہؓ اور ضحاک نے کہا۔ (۲) مہدی کے خروج کے موقع پر۔ السُدی نے کہا"۔ (۳)

ابی الفرج کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ تمام ادیان کے ماننے والے اسلام کا اتباع کریں گے یعنی غلبۂ اسلام ہوگا اور ایسا امام مہدی کے خروج کے وقت یا دیگر قول کے مطابق حضرت عیسیٰ کے نزول کے موقع پر ہوگا۔ باالفاظ دیگر مہدی اور عیسیٰ دو الگ الگ شخصیات ہیں اس کی تفصیل مفسرین ومحدثین کے حوالے سے آگے آئے گی۔

امام فخر الدین رازی

محمد بن عمر بن حسین کنیت ابوعبداللہ نسبت رازی لقب فخر الدین رازی (المتوفی ۶۰۶ھ) اپنی "تفسیر کبیر" میں سورہ توبہ آیت نمبر ۳۳ کے ذیل میں بیان کرتے ہیں کہ کیسے اور کب اللہ تعالیٰ دین اسلام کو غلبہ عطا فرمائے گا کے متعلق پانچ صورتیں نقل فرماتے ہیں جس میں دوسری صورت میں غلبۂ اسلام کو جو قرب قیامت ہوگا اسے خروج مہدی سے جوڑتے ہیں نقل کرتے ہیں

"الوجه الثانی: فی الجواب ان نقول: روی عن ابی هریرةؓ قاله: هذا وعد من اللّٰه تعالی یجعل الاسلام عالیاً علی جمیع الادیان. وتمام هذا انما یحصل عند خروج عیسی، وقال السدی، قلت عند خروج المهدی، لا یبقی احد الادخل فی الاسلام اوادی الخراج"

کہ "اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں: "ابوھریرہؓ کی روایت ہے، فرماتے ہیں: یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرے گا اور یہ مکمل طور پر خروج عیسیٰؑ سے حاصل ہوگا اور السدی نے کہا کہ اس (غلبہ) کا حصول خروج مہدی پر ہوگا کہ کوئی نہیں رہے گا سوائے اس کے کہ اسلام میں داخل ہو جائے یا خراج ادا کرے"۔(۴)

فخر الرازی کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ غلبہ اسلام خروج عیسیٰ اور امام مہدی ہی کے وقت پر ہوگا۔

علامہ قرطبی

ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری خراجی اندسی قرطبی (المتوفی ۶۷۱ھ) اپنی "تفسیر قرطبی (جامع الاحکام)" میں سورہ توبہ آیت نمبر ۳۳ کی تفسیر بیان کرتے ہیں

"قیل: لیظهره. أی لیظهر الدین الاسلام علی کل دین، قال ابو هریره والضحاک: هذا عند نزول عیسیٰؑ وقال السدی، ذلک عند خروج المهدی، لا یبقی احد الادخل فی الاسلام او اذی الجزیة، وقیل، المهدیؑ هو عیسی فقط، وهو غیر صحیح، لأن الأخبار الصحاح قد تواترت علی ان المهدیؑ من عترة رسول الله ﷺ، فلا یجوز جمله علی عیسی والحدیث الذی ورد فی انه "لا مهدیؑ الا عیسی" غیر صحیح، قال البیهقی فی کتاب البعث والنشور: لان روایه محمد بن خالد الجندی وهو مجهول، یروی عن ابان بن ابی عباس وهو متروک. عن الحسن عن النبی ﷺ، وهو منقطع. والاحادیث

الی قبله فی التنصیص علی خروج المهدی، وفیها بیان کون المهدی من عترة رسول الله ﷺ اصح اسنادا.

قلت: قد ذکرنا هذا وزدناه بیانا فی کتابنا (کتاب التذکرة) وذکرنا اخبار المهدی مستوفاة والحمد الله."

کہ "دین اسلام تمام ادیان پر غالب آئے گا۔ ابوھریرہؓ اور ضحاکؒ فرماتے ہیں اور یہ عیسیٰؑ کے نزول کے وقت ہوگا اور السدیؒ نے کہا کہ یہ خروج مہدی کے وقت ہوگا اور کوئی باقی نہ رہے گا سوائے اس کے کہ اسلام میں داخل ہوجائے یا جزیہ ادا کرے اور کہا گیا کہ المہدیؒ سے مراد فقط عیسیٰ ہیں جو کہ صحیح نہیں ہے کیونکہ صحاح کی متواتر روایات موجود ہیں کہ مہدیؒ رسول اللہؐ کی اولاد میں سے ہیں۔ پس ان کو حضرت عیسیٰؑ پر حمل کرنا جائز نہیں اور یہ روایت کہ "لا مھدیؒ الا عیسیٰؑ" صحیح نہیں ہے۔ بیہقیؒ نے اپنی کتاب "البعث و النشور" میں یہ بتایا کہ محمد بن خالد جندی سے مروی اور وہ مجہول ہے۔ ابان بن ابی عباس سے مروی ہے کہ وہ متروک ہے۔ حسن سے نبیؐ کی روایت منقطع ہے اور اس سے پہلے جو جو احادیث منصوص ہیں خروج مہدی پر ان میں بیان کیا گیا ہے کہ مہدی رسول اللہؐ کی اولاد میں سے ہیں، اپنی اسناد میں زیادہ صحیح ہیں میرا کہنا ہے کہ میں نے اس کا ذکر و تفصیلی بیان اپنی کتاب "التذکرہ" میں کیا ہے اور مہدی کی احادیث کا ذکر کیا ہے الحمدللہ سیر حاصل ذکر کی ہیں"۔ (۵)

قرطبی کی تفسیر سے واضح ہوا قرب قیامت خروج امام مہدی کے وقت ہی اسلام تمام ادیان پر غلبہ حاصل کرے گا۔

مفسر شیخ البرسوی

اسماعیل حقی البرسوی (المتوفی ۱۱۳۷ھ) اپنی تفسیر "روح البیان" میں سورہ توبہ آیت نمبر ۳۳ کے ضمن میں رقم کرتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ مذکورہ آیت میں کیے گئے اپنے وعدے کی تکمیل فرمائے گا رقمطراز ہیں۔

"قال ابن الشیخ: و غلبة دین الحق علی سائر الادیان تکون علی التزاید ابدا ونزول عیسی علیه السلام لماروی ان رسول اللهؐ قال فی نزول عیسی ویهلک فی زمانه الا الاسلام، و قیل ذلک عند خروج المهدی فانه حینئذ لا یبقی احد الادخل فی لو النزم اذا الخراج، وفی الحدیث: لا یزد الامر الاشدة ولا الدنیا الا ادبارا ولا تقوم الساعة الا علی شرار الناس ولا مهدی الاعیسی بن مریم، ومعنا لا احد صاحب المهدی الاعیسی بن مریم فانه بنزل لنصرته

صحبة والمهدی الذی المهدی علیه السلام امام عادل لیس بنبی ولارسول، والفرق بینهما ان عیسی هو المهدی الموحی علیه والمهدی لیس بنبی موحی الیه وایضاً ان عیسی خاتم الولایة المطلقة والمهدی الخلافة المطلقة وکل منهما یخدم هذا الدین الذی هو خیر الادیان واحبها الی الله تعالی:

"دینِ حق کا تمام ادیان پر غلبہ ہمیشہ بڑھتا رہے گا اور حضرت عیسیٰؑ کے نزول پر اتمام کو پہنچے گا کیونکہ رسول اللہؐ نے حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بارے میں فرمایا کہ ان کے زمانے میں ساری ملتیں نابود ہو جائیں گی سوائے اسلام کے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ مہدی کے خروج کے وقت ہوگا کہ اس وقت کوئی باقی نہ رہے گا سوائے اس کے کہ اسلام میں داخل ہو جائے یا خراج ادا کرنے کا پابند ہو جائے اور حدیث میں ہے کہ تمام امور میں شدت پیدا ہو جائے گی۔ دنیا اس وقت فاسد لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی اور کوئی مہدی نہیں ہوگا سوائے عیسیٰ بن مریم کے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ مہدی کے ساتھ کوئی نہ ہوگا سوائے عیسیٰ بن مریم کے کہ وہ نازل ہوں گے ان کی نصرت کے لئے اور ساتھ دینے کے لئے اور مہدی عترت النبیؐ میں سے ہیں وہ امام عادل ہوں گے کوئی نبی یا رسول نہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ مہدی مرسل ہیں جن پر وحی ہوتی ہے اور مہدی نبی نہیں کہ جن پر وحی نازل ہوئی ہو اور یہ بھی کہ حضرت عیسیٰ ولایتِ مطلقہ میں آخری ہیں اور مہدی خلافتِ مطلقہ کے آخری خلیفہ ہیں اور یہ دونوں اس دین کی خدمت کریں گے جو تمام ادیان سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ ہے"۔(٦)

البرسوی کی تفسیر یہ بات سامنے آئی کہ غلبۂ اسلام امام مہدی ہی کے ہاتھوں ہوگا اور حضرت عیسیٰ امام مہدی کے مددگار ہوں گے۔

علامہ القنوجی

ابی الطیب بن حسن علی الحسینی البخاری القنوجی (المتوفی ۱۳۰۷ھ) اپنی تفسیر "فتح البیان" میں سورہ توبہ آیت نمبر ۳۳ کے ذیل میں (کہ اللہ تعالیٰ دین اسلام کو کب غلبہ عطا فرمائے گا) کئی مصداق تحریر کرتے ہوئے اس آیت کا ایک مصداق امام مہدی کو قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"فثبت ان الذی اخبر الله عنه فی هذه الآیة قد وقع وحصل، وکان ذلک اخبار عن الغیب فکان معجزاً، وقد ذکرنا فتوح الاسلام فی کتابنا حجج الکرامة فی

آثار القيامة الذى حررناه هذا التفسير، وقيل ذلك عند نزول عيسى و خروج المهدى فلا يبقى اهل دين الادخلوا فى الاسلام، و بدل له بعض الاحاديث، فمنها حديث ابى هريرة: قال النبىؐ: "و تهلك فى زمانه الملل كلها الا الاسلام"

" کہا گیا ہے کہ یہ سب نزول عیسیٰؑ اور خروج مہدی کے وقت ہوگا کہ کوئی اہل دین ایسا نہ ہوگا جو اسلام میں داخل نہ ہو جائے اور اس پر بعض احادیث دلالت کرتی ہیں۔ان میں ابوھریرۃؓ کی روایت ہے نبیؐ نے فرمایا: ان کے زمانے میں تمام ملل نابود ہو جائیں گے۔سوائے اسلام کے"۔(۷)

القنوجی کی تفسیر سے یہ بات واضح ہوئی کہ دین اسلام کا مکمل غلبہ نزولِ عیسیٰؑ اور خروج مہدی کے وقت ہی ہوگا۔

مولانا محمد نعیم دیوبندی

استاذ تفسیر دار العلوم دیوبند اپنی " تفسیر کمالین " (جو کہ تفسیر جلالین جس کے مفسر علامہ جلال الدین سیوطی اور ان کے شاگرد علامہ جلال الدین محلی کی شرح ہیں، سورہ توبہ آیت نمبر ۳۳ کی تشریح کرتے ہوئے "اسلام کا غلبہ " کے عنوان میں لکھتے ہیں کہ " دین اسلام کے تمام معنی اگر دلائل کے ذریعہ مضبوط کرنا اور ثابت کرنا ہے تب تو یہ معنی ہر زمانہ کے لئے عام ہیں اور اس لحاظ سے اسلام ہمیشہ پورا اترا اور اس کے مقابل اطفاء کے معنی لئے جائیں گے۔تفسیر کی صحت کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔البتہ سلطنت کے ساتھ اسلام کی تکمیل کے لئے اہل دین کی صلاح شرط ہے اور اسلام کے علاوہ تمام ادیان ومذاہب کا مٹ جانا۔حضرت عیسیٰؑ کے دوبارہ نزول کے وقت ہوگا"۔(۸)

مفسر نے غلبۂ اسلام کے الٰہی وعدہ کو دورِ نزول عیسیٰؑ سے جوڑا ہے۔گذشتہ مفسرین کے حوالے سے کلام ہو چکا ہے۔صحیح بخاری ومسلم کی احادیث بھی اگلے صفحات میں نقل ہوں گی جس سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ اور مہدی کا دور ایک ہی ہوگا۔ لہذا مذکورہ تفسیر سے بھی یہ ہی معلوم ہوا کہ غلبہ اسلام امام مہدی کے دور میں ہوگا۔

مولانا اشرف علی تھانوی

مولانا تھانوی (المتوفی ۱۳۲۶ھ) جن کا اکابر علماء دیوبند میں شمار ہوتا ہے اپنے "ترجمہ وتفسیر قرآن" میں سورہ توبہ آیت نمبر ۳۳ کے ضمن میں رقمطراز ہیں کہ "مع اعتبار انضمام سلطنت مشروط ہے۔صلاح اہل دین کے ساتھ اور مع محو کل بقیہ ادیان واقع ہوگا زمانہ عیسیٰؑ میں"۔(۹)

مفسر نے رقم کیا ہے کہ دین اسلام کا غلبہ نزول عیسیٰ کے زمانے میں ہوگا۔مولانا تھانوی نے اپنی ایک تصنیف

"بہشتی زیور (مردوں کے لئے)" میں عقیدوں کا بیان کے عنوان سے باب رقم کیا ہے جس میں قیامت کی نشانیوں پر کلام کرتے ہوئے عقیدہ نمبر ۴۰ باب نمبر ۱۲۴ میں امام مہدی کے خروج سے لے کر امام کی وفات اور اس کے بعد کے تمام واقعات کو نقل کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ امام مہدی کے پیچھے نماز عصر ادا فرمائیں گے اور اس دور کی دیگر تفصیلات بیان کی ہیں۔(۱۰)

حاصل کلام یہ ہے کہ مولانا تھانوی کے مطابق بھی عیسیٰ کا دور دراصل امام مہدی ہی کا دور ہوگا اور دونوں ہستیاں بیک زمانہ روئے زمین پر موجود ہونگی۔

احمد رضا خان بریلوی

مفتی شاہ محمد احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ قرآن میں مولانا سید محمد نعیم الدین کی تفسیر نقل ہے۔اس میں سورہ توبہ آیت نمبر ۳۳ کے حوالے سے حاشیہ پر رقم ہے کہ "اور اس کی حجت قوی کرے اور دوسرے دینوں کو اس سے منسوخ کرے چنانچہ الحمدللہ ایسا ہی ہوا ضحاک کا قول ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ ؑ کے نزول کے وقت ظاہر ہوگا جبکہ کوئی دین والا ایسا نہ ہوگا جو کہ اسلام میں داخل نہ ہو جائے۔حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا حضرت عیسیٰ ؑ کے زمانے میں اسلام کے سوا ہر ملّت ہلاک ہو جائے گی۔"(۱۱)

مفسر نے حضور پاکؐ کا فرمان نقل کیا ہے کہ غلبۂ اسلام حضرت عیسیٰ ؑ کے دور میں ہوگا اور جیسا کہ مسلسل کلام ہو رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ اور امام مہدی بیت وقت روئے زمین پر یکجا ہوں گے یعنی غلبۂ اسلام امام مہدی کے ہی دور میں ہوگا۔

ابھی ہم نے سورہ توبہ آیت نمبر ۳۳ کی تفسیر کے ضمن میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کی تفاسیر کو نقل کیا جس سے معلوم ہوا کہ قرآن میں جو غلبۂ اسلام کا وعدہ ہے وہ امام مہدی کے دور سے ملحق ہے۔واضح ہو کہ دیگر کئی آیات قرآنی کا مصداق بھی مفسرین نے امام مہدی کو نقل کیا ہے۔

گذشتہ گفتگو امام مہدی کے متعلق قرآن پاک سے کی گئی۔اب ہم معتبر ترین کتب احادیث صحیح بخاری و مسلم سے امام مہدی کے بارے میں کلام کریں گے۔

امام بخاری

امام ابوعبداللہ بخاری (التوفی ۲۵۶ھ) اپنی حدیث کی معروف کتاب "جامع الصحیح" جو صحیح بخاری کے نام سے معروف ہے اس میں کتاب احادیث انبیاء کے باب نزول عیسیٰ بن مریم ؑ میں حضرت ابوھریرہؓ کی ایک روایت (۳۴۴۹) نقل کرتے ہیں۔

"قال رسول اللہ ﷺ: کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم، و امامکم"

"حضورؐ نے ارشاد فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب عیسیٰ تمہارے پاس آئیں گے اور تمام امام تم ہی میں سے ہوگا"۔(۱۲)

بخاری کی حدیث سے واضح ہے کہ جب حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے اس وقت مسلمانوں کا ایک امام ہوگا۔ مسلمانوں کے اس امام کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب فتح الباری جو کہ صحیح بخاری کی شرح ہے کے اس باب نزول عیسیٰ بن مریم ؑ میں حضرت ابوھریرہؓ کی حدیث "و امامکم منکم" کی شرح میں ابوالحسن الخسعی الابری سے نقل کیا ہے کہ "تواترت الاخبار المھدی من ھذہ الامۃ و ان عیسیٰ یصلی خلفہ الخ "، یعنی احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ مہدی اس امت سے ہوں گے اور حضرت عیسیٰ ؑ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ مزید لکھتے ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ ؑ امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ زمین ایسے آدمی سے خالی نہیں ہوگی جو خدا کے دین کی خدمت میں دلیل سے کرے گا"۔(۱۳)

"حافظ ابن حجر عسقلانی کی عبارت سے معلوم ہوا کہ ابوھریرہؓ کی صحیح بخاری و مسلم والی احادیث میں و امامکم منکم کے الفاظ سے مراد حضرت امام مہدی ہی ہیں جیسے کہ یہ بات پہلے مسلم کے شارحین کے حوالے سے بھی گزر چکی ہے اور یہی کچھ علامہ عینیؒ نے "عمدۃ القاری" میں لکھا ہے"۔ (۱۴)

"قاضی ابوبکر ابن العربی نے "عارضۃ الاحوذی شرح ترمذی" میں باب نزول عیسیٰ ؑ کے شروع میں و امامکم منکم کے الفاظ کی شرح کرتے ہوئے مختلف اقوال نقل کئے اور پھر ایک قول یہ نقل کیا ہے کہ اس سے مراد حضرت مہدی ہیں اور پھر بہت سی روایتیں ذکر کر کے اس قول کو ترجیح دی ہے۔ پھر اس باب کے آخر میں فوائد کے تحت فائدہ ثانی میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسلمانوں کے امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ دین اسلام کے لئے خضوع اختیار کرتے ہوئے۔ یعنی دین اسلام کی تائید کے لئے وہ پہلے مسلمانوں کے امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اس سے بھی مراد "مہدی" ہی ہیں۔ اس لئے کہ سب مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ اس وقت مسلمانوں کے امام حضرت امام مہدی ہی ہوں گے"۔(۱۵)

علامہ برزنجی نے اپنی کتاب "الاشاعۃ لا شراط الساعۃ" میں نقل کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ امام مہدی کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔(۱۶)

مولانا سید محمد عالم مہاجر مدنی نے اپنی کتاب "ترجمان السنۃ" میں مذکورہ حدیث و امامکم منکم کی شرح نقل کی ہے اور مدلل کلام کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ وہ امام مہدی ہوں گے جن کے پیچھے حضرت عیسیٰ ؑ نماز ادا کریں

گے۔(۱۷)

مولانا مدنی مزید علامہ سیوطی کی "الحاوی" کے حوالے سے ابونعیم، ابوعمر الدانی، ابن ابی شیبہ وغیرہ سے کئی احادیث نقل کرتے ہیں جن میں امامکم منکم کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ وہ امام مہدی ہی ہوں گے۔

"علامہ شبیر احمد عثمانی اپنی تالیف "فتح الملہم" میں باب نزول عیسیٰ میں امامکم منکم پر بحث کرتے ہوئے حافظ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ ابوالحسن الخسعی نے مناقب شافعی میں ذکر کیا ہے کہ اس پر احادیث متواتر ہیں کہ مہدی اس امت میں سے ہوں گے اور حضرت عیسیٰ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور اس کے بعد اس باب میں حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت کے ان الفاظ "امیرھم" سے مراد حضرت امام مہدی ہی ہیں جو مسلمانوں کے امام ہوں گے جن کے آنے کا احادیث میں ذکر موجود ہے"۔(۱۸)

ابن حماد نے اپنی کتاب "الفتن" میں نقل کیا ہے کہ عیسیٰ امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔(۱۹)

علامہ ابن حجر مکی نے اپنی کتاب "الصواعق المحرقة" میں مذکورہ حدیث کے ذیل میں لکھا ہے کہ وہ امام مہدی ہوں گے۔(۲۰)

امام جامعہ الازھر محمد بیومی نے ایک کتاب "المھدی المنتظر وادعیاء المھدیة" کے عنوان سے امام مہدی کے بارے میں رقم کی ہے۔جس میں مذکورہ حدیث امامکم منکم سے مراد امام مہدی ہی ہیں کہ لئے معتبر علماء اسلام کی ایک فہرست بمعہ ان کی تصانیف نقل کی ہے جس میں ابن القیم کی کتاب "المنار المنیف"، شیخ عبدالمحسن العبادی کی کتاب "عقیدۃ اھل السنة والاثر فی المھدی المنتظر" ابن حجر عسقلانی کی کتاب "فتح الباری" کے حوالے سے ابوالحسن الآبری کی کتاب، "فی مناقب الشافعی"، علامہ سیوطی کی کتاب "نزول عیسیٰ بن مریم آخر الزمان"، علامہ محمد انور الکشمیری کی کتاب "فیض الباری بشرح صحیح البخاری"، شیخ ابن حجر ہیتمی کی کتاب "القول المختصر فی علامات المھدی المنتظر" علامہ المناوی کی کتاب "فیض القدیر" وغیرہ شامل ہیں کہ جنھوں نے صحیح بخاری کی مذکورہ حدیث میں امامکم منکم سے مراد امام مہدی ہی کو لیا ہے"۔(۲۱)

"مزید جتنے بھی صحیح بخاری ومسلم کے شارحین ہیں۔جن میں شرح صحیح مسلم نووی، فتح الباری بشرح صحیح بخاری ابن حجر عسقلانی، ارشاد الساری بشرح صحیح بخاری قسطلانی، عمدۃ القاری بشرح صحیح بخاری عینی، فیض الباری علی صحیح البخاری کشمیری دیو بندی، البدر الساری الی فیض الباری میرٹھی وغیرہ شامل ہیں سب ہی نے مذکورہ حدیث میں امامکم منکم سے مراد امام مہدی ہی کو لیا ہے"۔(۲۲)

امام مسلم

امام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری (التوفی ۲۶۱ھ) اپنی کتاب "صحیح مسلم" میں "کتاب الایمان" کے ذیل میں باب نزول عیسیٰ بن مریمؑ میں حدیث (۳۹۲) نقل کرتے ہیں۔

"قال رسول اللہ ﷺ: کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم اما مکم منکم"

"حضورؐ نے فرمایا: کیسے ہوگے تم جب مریمؑ کا بیٹا اترے گا، تم لوگوں میں اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا" (۲۳)

جبکہ اسی مضمون کی دوسری حدیث (۳۹۵) نقل کرتے ہیں۔

"النبی ﷺ یقول: لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة، قال: فینزل عیسیٰ ابن مریم ﷺ فیقول امیرهم، تعال صل لنا، فیقول لا، ان بعضکم علی بعض امراء، تکرمة اللہ هذه الامة"

"حضورؐ نے فرمایا: ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا لڑتا رہے گا حق پر قیامت کے دن تک وہ غالب رہے گا۔ پھر عیسیٰ بن مریمؑ اتریں گے اور اس گروہ کا امام کہے گا آیئے نماز پڑھایئے وہ کہیں گے نہیں۔ تم میں سے ایک دوسرے پر حاکم رہیں۔ یہ وہ بزرگی ہے جو اللہ تعالیٰ عنایت فرمادے گا اس امت کو" (۲۴)

مذکورہ احادیث میں "**امامکم منکم**" اور "**امیرهم**" کے حوالے سے صحیح بخاری کے ذیل میں مفصل کلام کیا جاچکا ہے کہ ان سے مراد امام مہدی ہی ہیں۔ علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "**الحاوی للفتاوی**" کے باب "**العرف الوردی فی اخبار المهدی**" میں مذکورہ حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے کہ وہ امام مہدی ہوں گے۔ (۲۵)

مکتب دیوبند کے فتاویٰ پر مشتمل کتاب "فتاویٰ رحیمیہ" کے باب "کتاب الایمان العقائد" میں یہ عبارت نقل ہے کہ "مسلم نے روایت کیا ہے کہ اس وقت (جب دجال کا ظہور ہو چکا ہوگا) اللہ تعالیٰ عیسیٰؑ بن مریم کو بھیجے گا وہ شہر دمشق کے شرقی سفید منارے پر زرد حلے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے، جب سر نیچا کریں گے تو پسینے سے قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو موتیوں کے دانوں کی مانند قطرے گریں گے۔ پھر امام مہدی سے ملاقات کریں گے امام بتواضع پیش آئیں گے اور کہیں گے کہ اے نبی! امام ہو کر نماز پڑھایئے تب حضرت عیسیٰ فرمادیں گے نہیں تم ہی امامت کرو اور میں خاص دجال کے قتل کو آیا ہوں"۔ (۲۶)

ظہور امام مہدی کی حقیقت تفاسیر کی روشنی میں یہ معلوم ہوئی کہ مفسرین، محدثین، شارحین اور علماء اسلام نے

امام مہدی کے ظہور کے بارے میں کلام الٰہی اور معتبر احادیث سے کس طرح مدلل کلام کر کے اس موضوع کو اجاگر کیا ہے۔
لہٰذا گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ تصور ظہور امام مہدی قرآن اور احادیث میں آیا ہے جبکہ تواتر کے ساتھ بیان ہوا ہے اسی لئے قرون اولیٰ سے آج تک مسلمان اس پر یقین رکھتے ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ ابن خلدون، عبد الرحمن بن محمد، مقدمۃابن خلدون، المجلد الاول، الفصل الثالث والمخمسون فی امر الفاطمی وما یذهب الیه الناس فی شأنه وکشف الغطاء عن ذلک، ص /۳۳۳، مؤسسة الکتب الثقافیة المکتبة التجاریة، مکة المکرمة، الطبعة الرابعة، بیروت لبنان، ۱۴۲۶ھ، ۲۰۰۵م.

۲۔ قرآن مجید، سورہ نمبر ۹، پارہ نمبر ۱۰۔

۳۔ ابی الفرج، جمال الدین عبد الرحمن بن علی محمد الجوزی القریشی، البغدادی، زادالمسیر فی علم التفسیر /ص ۵۷۹، المکتب الاسلامی، دار ابن الحزم، بیروت، لبنان (اطبعة الاولی الجدیده ۱۴۲۳ھ، ۲۰۰۲م)

۴۔ رازی، الامام الفخر، تفسیر کبیر، المجلد سادس /ص ۳۲، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان

۵۔ القرطبی، ابی عبد اللّٰه محمد بن احمد الانصاری، تفسیر جامع الاحکام القرآن (تفسیر قرطبی) الجزء السابع /ص ۱۲۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان ۱۹۶۵م.

۶۔ البرسوی، الشیخ اسماعیل حقی، تفسیر روح البیان، المجلد الثالث /ص ۵۲۷، داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان

۷۔ ابی لطیب، صدیق بن حسن بن علی الحسینی القنوجی البخاری تفسیر فتح البیان فی المقاصد القرآن، المجلد الثالث /ص ۱۰۷، دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان

۸۔ دیوبندی، مولانا محمد نعیم تفسیر کمالین، جلددوم، مکتبہ رحمانیہ اقراء سینٹر غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور اشاعت ۱۹۶۲ء۔

۹۔ تھانوی، اشرف علی، مکمل بیان القرآن، ص/۱۰۸، شیخ غلام علی اینڈ سنز، علمی پریس لاہور، کراچی۔

۱۰۔ تھانوی، مولانا اشرف علی، دری بہشتی زیور (مردوں کیلئے) ص/۶۱۶، بیت العلم ٹرسٹ، پلاٹ ST-9E، بلاک ۸، گلشن اقبال کراچی، اشاعت جون ۲۰۰۱ء۔

۱۱۔ بریلوی، محمد احمد رضا خان، عکسی القرآن الحکیم، ص/۲۷۸، تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور، کراچی۔

۱۲۔ الامام البخاری، ابی عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراهیم بن المغیره بن برزبة الجعفی، صحیح البخاری ص /۶۳۵، دارالکتب العلمیة، بیروت، لبنان (الطبعة الرابعة ۱۴۲۵ھ ۲۰۰۴م).

۱۳۔ العسقلانی، الحافظ ابی الفضل شهاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر الشافعی، فتح الباری بشرح صحیح بخاری، الجزء السادس، ص /۳۷۵، المطبعة البهية المصرية ۱۳۴۸ھ.

۱۴۔ شامزئی، ڈاکٹر محمد نظام الدین، عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں، ص/ ۹۳، مکتبہ قاسمیہ نزد بنوری ٹاؤن جمشید روڈ نمبر ۱ (اشاعت ۱۹۹۱ء)۔

۱۵۔ ایضاً ص/۹۵

۱۶۔ برزنجی، محمد بن عبد الرسول الحسینی (المتوفی ۱۱۰۳ھ) الاشاعة لاشراط الساعة، ص /۱۶۲، المکتبة العصریة، بیروت، لبنان، المطبعة ۱۴۲۶ھ، ۲۰۰۵م)

۱۷۔ مدنی، سید محمد بدر عالم مہاجر، ترجمان السنہ، جلد رابع، ص/۳۹۸، مدینہ پبلشنگ کمپنی، مشہور محل میکلورروڈ کراچی نمبرا (طباعت دوم ۱۳۸۶ھ، ۱۹۶۷ء)

۱۸۔ شامزئی، ص/۸۳

۱۹۔ ابن حماد، الحافظ نعیم المروزی (المتوفی ۲۳۹ھ)، الفتن، ص /۲۰۹، دار المعرفة، بیروت، لبنان، الطبعة الاولی ۱۴۲۶ھ، ۲۰۰۵م

۲۰۔ ابن حجر المکی، احمد الہیتمی (المتوفی ۹۷۴ھ)، الصواعق المحرقة، ص /۲۰۵، المکتبة العصریة، بیروت، لبنان، الطبعة الاولی ۱۴۲۵ھ، ۲۰۰۴م

۲۱۔ بیومی، محمد، المہدی المنتظر و ادعیاء المہدیة، ص /۲۶، مکتبة الایمان مصر المنصورة، امام جامعة الازہر، الطبعة الاولی ۱۴۱۶ھ، ۱۹۹۵م.

۲۲۔ العمیدی، ثامر ہاشم، صبح انتظار (مترجم اخلاق حسین پکھناوری) ص /۲۳۳، انتشارات مرکز جہانی علوم اسلامی، قم، ایران (اشاعت اول ۱۴۲۹ھ، ۲۰۰۸ء)

۲۳۔ الامام مسلم، ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، صحیح مسلم، ص /۸۳، دار الکتاب العربی، بیروت، لبنان، الطبعة الاولی ۱۴۲۵ھ، ۲۰۰۴م

۲۴۔ ایضاً

۲۵۔ سیوطی، جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد، الحاوی للفتاوی، الجز الثانی ص /۱۶۲، المکتبة التجاریة الکبری، بشارع محمد علی، مطبعة السعادة بمصر، الطبعة الثالثة ۱۳۷۸ھ، ۱۹۵۹م.

۲۶۔ لاجپوری، حافظ قاری مفتی سید عبدالرحیم، فتاویٰ رحیمیہ، جلد ا، ص/۱۹۰، دار الاشاعت اردو بازار کراچی (اشاعت ۲۰۰۳ء)۔